هفت روزه
دی انڈین
مسلم ٹائمز
Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۴۳ ☆ ۱۷/اپریل تا ۲۳/اپریل ۲۰۲۳ء بمطابق ۲۶/رمضان المبارک تا ۲/شوال المکرم ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

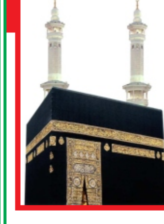

اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کردو اور انہیں نہ کھاؤ حد سے بڑھ کر (سورۂ نساء: آیت نمبر ۵-۶)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجا۔(نسائی شریف)

اسرائیلی فوجیوں کا مسجد اقصیٰ پر کسی صورت برداشت نہیں کرینگے: سید معین میاں

مسجد اقصیٰ کے تحفظ عالمی برادری کی ذمہ داری هے: الحاج محمد سعید نوری

ممبئی: مسجد اقصیٰ میں اسرائیلی فورسز کی جانب سے فلسطینی مسلمانوں پر مسلسل ظلم و زیادتی کرنے کا سلسلہ اسرائیل کی جانب سے ہو رہی ہے جس کی مذمت میں سنی بلال مسجد چھوٹا سوناپور ممبئی میں حضور معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ مخدوم اشرف کچھوچھہ مقدسہ صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور محافظ ناموس رسالت اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری بانی و سربراہ رضا اکیڈمی و نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی قیادت میں میں ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اس موقع پر حضرت مولانا سید معین میاں نے کہا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسرائیلی فوج کی طرف سے مسجد اقصیٰ پر غاصبانہ قبضہ کا سلسلہ دن بدن دراز ہوتا چلا جا رہا ہے ہم اس کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور مسلم ممالک سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں اپنی توجہ مرکوز کریں۔ الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ نمازیوں پر گرینیڈ حملے کرنا آنسو گیس کا استعمال کرنا روز کا معمول بن چکا ہے جس سے فلسطین سمیت عالمی سطح پر مسلمانوں میں غم و غصہ پایا جا رہا ہے بدھ کو صبح طلوع آفتاب سے قبل جس طرح سے عبادت میں مصروف لوگوں پر جس میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں ان کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے یہ کھلی ہوئی دہشت گردی ہے

اس وحشیانہ طریقے سے نمازیوں پر ہوئے حملے اور تقریباً تین سو پچاس مرد و خواتین کی گرفتاری پر رضا اکیڈمی نے بھی سخت مذمت کی ہے اور عالمی برادری سے اسرائیل پر سخت ایکشن لینے کی بات کہی ہے

رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ صہیونی ریاست کی طرف سے مسلسل مسجد اقصیٰ نشانہ پر ہے ہر دن اس کی حرمت کو پامال کیا جاتا ہے ہزاروں کی تعداد میں نہتے مسلمان نمازیوں پر گرینیڈ حملے اور آنسو بم پھینکے جاتے ہیں لیکن افسوس عالمی برادری اسرائیلی مظالم پر چپی سادھے بیٹھی ہوئی ہے آپ نے مزید کہا کہ ابھی ماہ رمضان میں جس وحشیانہ انداز میں مسجد اقصیٰ پر دھاوا بول کر وہاں موجود نمازیوں پر حملہ کیا گیا ہے جس میں سیکڑوں کی تعداد میں مرد و خواتین اور بچے زخمی ہیں وہ قابل افسوس ہے جس پر عالمی برادری بالخصوص مسلم ممالک کے سربراہان کو اٹھ کھڑے ہونے کی ضرورت ہے ذرائع کے مطابق نماز عشاء کے بعد بہت سارے نمازی عبادت و ریاضت کیلئے مسجد اقصیٰ میں ہی قیام کئے ہوئے تھے لیکن صبح ہوتے ہی صہیونی فوجی مسجد میں داخل ہوکر نمازیوں پر حملہ آور ہوگئے جو ایک طرح سے کھلی ہوئی دہشت گردی ہے

حضرت نوری صاحب نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ آخر کیوں خاموش ہے، او آئی سی کیوں حرکت میں نہیں آتی وہ فلسطینیوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے کیوں کوئی قدم نہیں اٹھاتی رضا اکیڈمی سبھی مسلم ممالک سے اپیل کرتی ہے کہ وہ فوری طور پر اسرائیلی فورسز کی کارروائی کو روکنے کے لئے اقوام متحدہ سے پرزور دے

☆☆☆☆☆

ترکی میں مفلوج، غریب و یتیم بچوں کی دعوتِ افطار

ہمیں ہر ممکن صورت میں ایسے افراد کی امداد کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیے: رضا اکیڈمی ممبئی

ترکی، ادیمن/ زلزلہ کی وجہ سے ترکی کے نامساعد حالات سے آپ سبھی آگاہ ہیں، آج سوا مہینے سے وہاں کے باشندگان کی زندگی اجیرن بنی ہوئی ہے۔ کھانے، پینے، اور مدد کی ہر صورت کو اپناتے ہوئے رضا اکیڈمی ممبی اور آل انڈیا سنی جمیعت العلماء نے تمام تر سہولیات کا انتظام کیا اور ابھی بھی وہاں کے لوگوں کے بیچ مدد کرنے کے لیے حاضر و موجود ہیں۔ بتادیں کہ کل ترکی کے شہر ادیمن میں رضا اکیڈمی ممبی کی جانب سے غریب، یتیم مفلوج بچوں کے دعوتِ افطار کا انتظام کیا گیا۔ جس میں بچوں کے اندر تفریحی ذہن پیدا کرنے کے لیے اور اس شدید درد و کرب سے نکلنے کے لیے ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور اختتام پروگرام میں بچوں کے بیچ کھیل کود کا سامان بھی تقسیم کیا گیا جس میں، بال، گید، ذہنی و جسمانی ورزش کے سامان قابل ذکر ہیں۔ رضا اکیڈمی ممبی کے سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید رضا نوری اور آل انڈیا سنی جمیعت علماء کے قومی صدر سید معین الدین اشرف الجیلانی نے اس بات کا خلاصہ کیا کہ آپ سبھی کے تعاون سے ہم مکمل طور سے ان کی مدد کر رہے ہیں، ہم اس کے لیے آپ سبھی لوگوں کے ممنون و مشکور ہیں اور ابھی اس تباہ شدہ خطے میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے جس کے لیے خطیر رقم کی ضرورت ہے۔ ہم سبھی برادران قوم سے گزارش کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کے اس پاکیزہ مہینے میں زکوٰۃ صدقات و خیرات سے اپنے ترکی و شامی بھائیوں کا دل کھول کر تعاون کریں۔

☆☆☆☆☆

مسواک کے فضائل حدیث کی روشنی میں

از: ابومحمد مجاہد رضا قادری

محترم قارئین کرام: جس طرح پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ہر ہر سنت میں بے شمار نیکیاں ہیں، ان ہی میں سے ایک سنت مسواک شریف بھی ہے۔ مسواک شریف کرنے کے بے شمار فضائل اور فوائد ہیں، جن میں سے چند فضائل حدیث شریف کی روشنی میں ان سطور سے پیش کیے جاتے ہیں:

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ”حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مِسواک کرنا ہوتا“۔ (بہار شریعت حصہ ۲/صفحہ ۲۸۷)

ایک اور مقام پر طَبَرانی باسناد حسن حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امّت پر شاق (یعنی دشوار) ہوگا تو میں ان کو ہر وُضو کے ساتھ مِسواک کرنے کا امر (یعنی حکم) فرما دیتا۔“ (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے)۔ (ایضاً)

اسی طَبَرانی کی ایک اور روایت میں ہے کہ ”سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تاوقتیکہ مِسواک نہ فرما لیتے“۔ (ایضاً)

اس کے علاوہ ایک دوسری جگہ امام احمد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”مِسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے موںھ کی صفائی اور رب تبارک وتعالیٰ کی رضا کا۔ (ایضاً)

ایک روایت میں ہے کہ: ”جو نماز مِسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مِسواک کیے پڑھی گئی ستّر حصّے افضل ہے“۔ (ایضاً)

حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ”بندہ جب مِسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا موںھ اس کے موںھ پر رکھ دیتا ہے“۔ (ایضاً)

محترم قارئین کرام: ابھی ابھی آپ نے مسواک شریف کے فضائل ملاحظہ فرمایا سا اور آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس کی کتنی تاکید فرمائی ہے یہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا تو ہمیں بھی چاہیے کہ مسواک شریف کرنے کے عادی ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مسواک شریف کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

علماء کرام بالخصوص ائمہ مساجد سے خصوصی اپیل

علماء کرام بالخصوص ائمہ مساجد سے رضا اکیڈمی و آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کی اہم گزارش فلسطینی مسلمانوں کی حفاظت و مسجد اقصیٰ کی بازیابی کیلئے خصوصی دعا فرمائیں

مکرمی! سلام مسنون آپ جانتے ہیں کہ ارض فلسطین انبیاء کرام علیہم السلام کی محبوب سرزمین ہے لیکن کئی سالوں سے غاصب اسرائیل نے وہاں کے مسلمانوں پر سفاکیت و بربریت کی انتہا کردی ہے ۴/اپریل ۲۰۲۳ء کی صبح میں جس طرح سے قدس شریف میں موجود نہتے روزہ دار نمازیوں پر جس میں خواتین و بچے بھی شامل ہیں حملہ کرکے سیکڑوں افراد کو لہولہان کردیا ہے اس سے اسرائیل کی دہشت گردی پوری دنیا کے سامنے ظاہر ہوتی ہے اس کے باوجود اس دہشت گردی کے خلاف اقوام متحدہ سمیت دیگر ملکوں کے سربراہان خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے سربراہ شہزادۂ مخدوم سمناں گل گلزار اشرفیت معین المشائخ حضرت علامہ سید معین الدین اشرفی الجیلانی کچھوچھہ شریف و رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ قائد ملت محافظ ناموس رسالت خلیفہ تاج الشریعہ، حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب قبلہ نے علماء کرام بالخصوص ائمہ مساجد سے اپیل کی ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے تیسرے جمعہ میں رب کے حضور مظلوم فلسطینیوں کے حق میں اور قبلہ اول بیت المقدس کی حفاظت کے لئے خصوصی دعا فرمائیں

اپیل کنندگان: رضا اکیڈمی - آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ممبئ

نصابی کتابوں میں سے مغلیہ تاریخ کو مٹانا افسوسناک

★★★ سویڈن کی عدالت کا فیصلہ قابل مذمت ★★★

شاہی امام مسجد فتح پوری دہلی مفکر ملت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے جمعہ کی نماز سے قبل خطاب میں مسلمانوں سے اپیل کی کہ شب قدر کی شب بیداری کریں اور اعتکاف کی پابندی کر کے اللہ کی رضا حاصل کریں نیز اپنے لئے اور امت مسلمہ کے لئے دعا کریں۔ عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوجاتا ہے اگر عید کے دن سے پہلے بھی دینا چاہیں تو جائز ہے۔ باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ پر صدقہ فطر اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتیوں کیطرف سے ادا کرے۔ صدقہ فطر کی مقدار گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو آدھا صاع (دو کلو پینتالیس گرام تقریباً) کھجور، منقٰی یا جو یا اسکا آٹا ایک صاع دیا جائے گا۔ یعنی چار کلو نوے گرام تقریباً۔ متوسط شخص صدقہ فطر ۷۵ روپئے فی کس اور متمول شخص ایک سو روپے فی کس ادا کرے جتنا زیادہ دیں گے اتنا ہی ثواب ہے۔

مفتی مکرم نے کہا این سی ای آر ٹی نے دسویں اور بارہویں جماعت کے نصاب کی کتابوں میں سے مغلیہ عہد کی تاریخ پر مشتمل ابواب کو نکال دیا ہے یہ ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ انہوں نے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) کی گورننگ باڈی کی جلد تشکیل کئے جانے کا مطالبہ کیا تاکہ اردو زبان کے فروغ کے لئے تمام اسکیمیں جاری رہ سکیں۔

مفتی مکرم نے سویڈن کی عدالت کے ذریعہ قرآن پاک نذر آتش کرنے پر پابندی کو کالعدم قرار دینے والے فیصلہ پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ او آئی سی اور مسلم ممالک عالمی عدالت سے رجوع کر کے مقدس کتاب کے احترام کیلئے کوئی قانون پاس کرائیں۔ مقدس کتابوں اور مقدس شخصیات کو اظہار رائے کی آزادی سے باہر رکھا جانا چاہئے۔ سویڈن کو بھی اس پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم ایک مقدس کتاب ہے جس میں امن و امان اور انسانی اقدار کو فروغ دینے کا پیغام دیا گیا ہے۔

** جو لوگ راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب **

ترجمہ: وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع کر رکھتے ہیں اور راہِ خدا میں صرف نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے، جس دن جہنم کی آگ میں ڈالے جائیں گے تو ان کہ پیشانیاں پہلو اور پیٹھ داغی جائینگی، اس سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں دیگر اعضاء کو چھوڑ کر پیشانی، پہلو اور پیٹھ ہی ذکر کیوں کیا گیا؟ اس کے جواب میں کہتے ہیں سوالی جب مالدار کے پاس آتا ہے تو اسے دیکھتے ہی امیر کے چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے جب سوال کرتا ہے تو وہ پہلو پھیرتا ہے جب وہ پھر مانگتا ہے تو پیٹھ دکھا کر چل دیتا ہے، بناء علیہ ان اعضاء کا ذکر کیا گیا،

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان کا تمام مال ان کے لئے وبالِ جان ہوگا صرف مالِ زکوٰۃ ہی نہیں کیونکہ زکوٰۃ تو کل مال پر فرض ہے، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ایک شخص بہت مالدار تھا جب مرا اور اس کی قبر کھودی گئی تو وہاں بہت بڑا سانپ پایا گیا، لوگوں نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا دوسری قبر کھودو لو جب کھودی گئی تو وہاں بھی اژدہا نمودار رہوا، یہاں تک کہ سات قبریں نکالی گئیں تو ہر جگہ سانپ کو موجود پایا، پھر ان کے ورثاء سے دریافت کیا گیا تو وہ کہنے لگے یہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کیا کرتا تھا، چنانچہ مجبوراً اسی اژدہے کے ساتھ دفن کیا گیا،،

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مجھے ایک باوثوق آدمی نے یہ حکایت بیان کی،، ایک شخص نے دوسرے آدمی کے پاس دوسو دینار امانتاً رکھے تھے کہ وہ فوت ہوگیا، اس کے لڑکے نے جب امانت طلب کی تو امین نے لوٹادی، لیکن لڑکے نے زیادہ کا دعویٰ کردیا قاضی نے فیصلہ سنایا اس کے باپ کی قبر کھولی جائے، جب قبر کھولی گئی تو اس کے جسم پر "دوسو" داغ نظر آئے قاضی نے فرمایا یہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا اس لئے جتنی رقم دی تھی اتنے ہی داغ دیکھنے میں آئے، اگر یہ رقم دوسو دینار سے زیادہ ہوتی تو اس پر داغ بھی زیادہ ہوتے۔

ہفت روزہ
دی انڈین
مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

شب قدر کی فضیلت

احادیث مبارکہ میں اس شب کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک انوار الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ اس شب میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے۔ محبوب خدا ﷺ نے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر فرمایا جس نے ہزار مہینے اس طرح گزار دیئے تھے کہ تمام رات عبادت اور تمام دن جہاد میں مشغول رہتا تھا۔ صحابۂ کرام کو تعجب ہوا حق تعالیٰ نے آپ کو اور صدقہ میں آپ کی امت کو یہ مبارک شب عطا فرمائی اور یہ سورت نازل کی ''اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ② لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ③ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ④ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑤''۔ ترجمہ: بے شک ہم نے اسے (قرآن مجید) شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں (ف ۵) اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے وہ سلامتی ہے، صبح چمکتے تک۔ جو لوگ اس شب کے اندر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے ہیں فرشتے انہیں سلام کرتے ہیں، ان سے مصافحہ کرتے ہیں، ان کے حق میں دعائے استغار کرتے ہیں۔

احادیث شریفہ میں ہے (۱) شب قدر میں ایک آیت پڑھنا دوسرے دنوں میں پورا قرآن پاک پڑھنے سے بہتر ہے (۲) ایک روایت میں ہے کہ جس نے شب قدر میں تین مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر پاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا یہ دعا مانگو۔ ''اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ترجمہ: اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے اور عفو کو پسند فرمانے والا ہے مجھ سے درگزر فرما۔ بعض روایات میں نوافل پڑھنے کی یہ ترکیب آئی ہے کہ ستر یا سو رکعتیں اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ایک بار پڑھیں پھر نماز سے فارغ ہو کر ستر مرتبہ استغفار کریں دعا مانگیں۔ (انشاء اللہ مستجاب ہوگی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایمان ویقین کے ساتھ روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان ویقین کے ساتھ (یعنی ثواب کی امید سے) قیام (یعنی نوافل، تلاوت، ذکر، درود، دعا واستغفار) کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ تم میں آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے تو جو شخص اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔ اور انہیں محروم رکھا جاتا ہے اس کی بھلائیوں سے مگر وہ جو بالکل بے نصیب ہو۔ (ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (مثلاً، اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائسویں، انتیسویں) میں شب قدر کو تلاش کرو۔

حضرت ابی بن کعب و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اکثر ائمہ کا قول ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے (صاوی)

الفاظ قرآن سے بھی اس کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ مثلاً شب قدر میں ''لیلۃ القدر'' تین جگہ ارشاد ہوا اور ''لیلۃ القدر'' میں نو حروف ہیں۔ تینوں لیلۃ القدر کے حروف کو تین مرتبہ ضرب دینے سے ستائیس ہوتے ہیں (۳ × ۹ = ۲۷)

موت سے پہلے موت کی تیاری

ایک بادشاہ نے کسی بات پر خوش ہو کر ایک شخص کو یہ اختیار دیا کہ وہ سورج غروب ہونے تک جتنی زمین کا دائرہ مکمل کر لے گا، وہ زمین اس کو الاٹ کردی جائے گی۔ اور اگر وہ دائرہ مکمل نہ کر سکا اور سورج غروب ہو گیا تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔ یہ سن کر وہ شخص چل پڑا۔ چلتے چلتے ظہر ہو گئی تو اسے خیال آیا کہ اب واپسی کا چکر شروع کر دینا چاہئے، مگر پھر لالچ نے غلبہ پالیا اور سوچا کہ تھوڑا سا اور آگے سے چکر کاٹ لوں،، پھر واپسی کا خیال آیا تو سامنے کے خوبصورت پہاڑ کو دیکھ کر اس نے سوچا اس کو بھی اپنی جاگیر میں شامل کر لینا چاہئے۔ الغرض واپسی کا سفر کافی دیر سے شروع کیا۔ اب واپسی میں یوں لگتا تھا جیسے سورج نے اس کے ساتھ مسابقت شروع کر دی ہے۔ وہ جتنا تیز چلتا پتہ چلتا سورج بھی اُتنا جلدی ڈھل رہا ہے۔ عصر کے بعد تو سورج ڈھلنے کی بجائے لگتا تھا پگلنا شروع ہو گیا ہے۔ وہ شخص دوڑنا شروع ہو گیا کیونکہ اسے سب کچھ ہاتھ سے جاتا نظر آرہا تھا۔ اب وہ اپنی لالچ کو کوس رہا تھا، مگر بہت دیر ہو چکی تھی۔ دوڑتے دوڑتے اس کا سینہ درد سے پھٹا جا رہا تھا، مگر وہ تھا کہ بس دوڑے جا رہا تھا۔ آخر سورج غروب ہوا تو وہ شخص اس طرح گرا کہ اس کا سر اس کے سٹارٹنگ پوائنٹ کو چھو رہا تھا اور پاؤں واپسی کے دائرے کو مکمل کر رہے تھے، یوں اس کی لاش نے دائرہ مکمل کر دیا۔ جس جگہ وہ گرا تھا اسی جگہ اس کی قبر بنائی گئی اور قبر پر کتبہ لگایا گیا، جس پر لکھا تھا۔۔۔۔ "اس شخص کی ضرورت بس اتنی ساری جگہ تھی جتنی جگہ اس کی قبر ہے" اللہ پاک نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے: والعصر، ان الانسان لفی خسر... آج ہمارے دائرے بھی بہت بڑے ہو گئے ہیں، چلئے واپسی کی سوچ سوچتے ہیں۔۔۔۔ اللہ پاک ہمیں موت سے پہلے موت کی تیاری کی توفیق نصیب فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔۔ آمین

زکوٰۃ: احادیث کے آئینے میں

از: علامہ پیر سید نور اللہ شاہ بخاری باڑمیر (راجستھان)

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن اور اہم ترین مالی فریضہ ہے جس کی فرضیت قرآن وسنت سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے دوسرے سال میں مسلمانوں پر زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نافذ فرمایا۔ زکوٰۃ کے لغوی معنیٰ پاکیزگی اور بڑھوتری کے آتے ہیں، کیونکہ زکوٰۃ کے ادا کرنے سے مال میں خیر وبرکت کی زیادتی اور پاکیزگی ہوجاتی ہے اس لیے ایسا مال جو ظاہر اور باطن کی پاکیزگی کا ذریعہ بنتا ہے اسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ شرعی اعتبار سے زکوٰۃ مال کا وہ حصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مالداروں پر غریبوں مسکینوں اور ضرورت مندوں کے لیے چند شرطوں کے ساتھ واجب کیا جو سال گزرنے کے بعد مقررہ نصاب کے مطابق محتاجوں کو دیا جاتا ہے۔ اسلام میں زکوٰۃ اللہ کی رضا جوئی کی نیت سے کسی مسلمان فقیر کو اپنے مال میں سے مقررہ حصوں کے مالک بنا دینے کا نام ہے، لیکن زکوٰۃ کی رقم ہاشمی کو نہیں دی جا سکتی، نہ شوہر اپنی بیوی کو، نہ بیوی اپنے شوہر کو، نہ کوئی شخص اپنی اولاد یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی وغیرہ کو دے سکتا ہے، نہ اپنی اصل یعنی ماں باپ دادا دادی وغیرہ کو دے سکتا ہے، بلکہ ان کی مدد واعانت اپنی ذاتی مال سے کرنی ہوگی۔ (ردالمحتار ج/۲ ص/۶۳)

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ قرآن واحادیث میں زکوٰۃ دینے پر بہت زیادہ زور دیا گیا اور زکوٰۃ کے نہ دینے پر بہت سی وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں، صرف قرآن کے اندر بیسوں آیتوں میں زکوٰۃ کا تذکرہ ہوا ہے، حدیث کی کتابوں میں بھی جابجا زکوٰۃ کا تذکرہ ہوا ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت وعظمت اور اس کی فضیلت سمجھ میں آتی ہے۔ آیئے زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی احادیث [فرمودات وارشادات] ملاحظہ کریں جو درج ذیل ہیں!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے کہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کردے گی، اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کر، اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔ (مسند احمد)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اسلام کا پورا ہونا اور مکمل ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں، اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔ (طبرانی)

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے [استطاعت ہوتے ہوئے] وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک کہ پوری چاروں ادا نہ کرے، وہ چار چیزیں یہ ہیں نماز، زکوٰۃ، ماہ رمضان کا روزہ، اور حج بیت اللہ۔ (مسند احمد)

حاکم مستدرک میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس سے شر کو دور فرما دیا۔

ابو داؤد میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ ادا کر کے اپنے مالوں کو مضبوط قلعہ میں محفوظ کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور مصیبت نازل ہونے پر دعا اور عاجزی سے مدد مانگو۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجا۔ (نسائی شریف)

زکوٰۃ مال کی حفاظت کا ذریعہ ہے: یہ ایک عجیب فلسفہ ہے کہ انسان مال کی زکوٰۃ دے اور اس کا مال محفوظ ہوجائے یعنی مال چوری ہونے سے بچ جائے، قدرتی آفتوں سے اسے نقصان نہ پہنچے، گویا ہر نقصان ہونے والے ذریعہ سے محفوظ رہے، یقین محکم اور ایمان کی پختگی ہے کہ جب مسلمان اللہ کی راہ میں حلال روزی ہی سے زکوٰۃ دے گا تو اللہ کی رحمت اس کے مال کو ہر آفت وبلا سے بچائے گی، ایک دفعہ رسول پاک ﷺ خانۂ کعبہ میں تشریف فرما تھے کسی شخص نے کہا کہ فلاں شخص کا بڑا نقصان ہوگیا ہے، سمندر کی طغیانی نے اس کے مال کو ضائع و برباد کردیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنگل ہو یا دریا، گویا کسی جگہ بھی جو مال ضائع وبرباد ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے ضائع ہوتا ہے، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کر کے حفاظت کیا کرو اور اپنے بیماروں کی بیماری صدقہ سے دور کرو۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے وعیدیں: اب آیئے دیکھتے ہیں کہ صاحب نصاب [مال دار] ہوتے ہوئے اگر کوئی آدمی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اس کے لیے کیسی کیسی وعیدیں وارد ہوئی ہیں، یوں تو قرآن مقدس میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے مختلف مقامات پر شدید ترین وعیدیں نازل ہوئی ہیں جنہیں اگر ذکر کیا جائے تو مضمون میں طوالت آجائے گی اس لیے صرف حضور کی حدیثوں پر اکتفا کرتے ہیں، زکوٰۃ نہ دینے والوں کے لیے وعیدوں وسزاؤں پر مشتمل کچھ حدیثیں ملاحظہ فرمائیں!

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کا یہ مال اس کے لئے گنجا سانپ بن جائے گا جس کی آنکھوں میں دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ سانپ قیامت کے دن اس کی گردن میں بطور طوق ڈال دیا جائے گا پھر سانپ منہ کے دونوں کناروں کو یعنی باہوں کو پکڑ لے گا پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے "اور وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں وہ گمان نہ کریں کہ اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے ان کے لیے یہ اچھا ہے بلکہ یہ ان کے لیے بہت بری چیز ہے، عنقریب قیامت کے دن ان کے گلے میں اس مال کا طوق پہنایا جائے گا جو انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا"۔ (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو قوم زکوٰۃ ادا نہ کرے گی اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ خشکی اور تری میں جو مال تلف اور ہلاک ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے ہلاک ہوتا ہے۔ (طبرانی)

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں سے ایک وہ مال دار ہوگا جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا تھا یعنی زکوٰۃ نہیں دیتا تھا۔ (طبرانی)

فرمان نبوی ہے کہ معراج کی رات میں میرا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جنہوں نے آگے پیچھے چیتھڑے لگائے ہوئے تھے اور جہنم کا تھوہر، ایلوا اور بدبودار گھاس جانوروں کی طرح کھا رہے تھے، پوچھا: جبریل: یہ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل نے عرض کی: حضور! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کا صدقہ [زکوٰۃ] نہیں دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے نہیں بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔

عبرت کے لئے اوپر ذکر کی گئی حدیثیں ہی کافی ہیں ورنہ! قرآن مقدس وکتب احادیث میں اس کے علاوہ بھی بہت سی وعیدیں وارد ہوئی ہیں جنہیں اگر اکٹھا کیا جائے تو ایک مستقل کتاب تیار ہوسکتی ہے۔

سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لئے

☆☆☆

شب قدر کا ذکر قرآن مجید سے

بیشک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کیلئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک (ترجمہ سورۂ قدر)

شب قدر کو شب قدر کیوں کہتے ہیں؟

شب قدر شرف و برکت والی رات ہے اسکو شب قدر اسلئے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف وخدمات پر مامور کیا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اسکو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہیکہ چوں کہ اس شب میں اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں انکی قدر کی جاتی ہے اسلئے اسکو شب قدر کہتے ہیں۔

شب قدر کی فضیلت:- احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اسکے سال بھر کے گناہ بخشدیتا ہے آدمی کو چاہئے کہ اس شب میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے۔

تعین شب قدر:- بزرگان دین کا شب قدر کے تعین میں زبردست اختلاف ہے تاہم بھاری اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال شب قدر ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو ہی ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں شب رمضان ہی کو شب قدر کہتے ہیں۔ حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول یہ ہیکہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب، شب قدر ہے۔

حضرت سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ بھی فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی تائید کیلئے انہوں نے دو دلائل بیان فرمائے ہیں اولاً یہ کہ لیلۃ القدر کا لفظ ۹/حروف پر مشتمل ہے اور یہ کلمہ سورۂ قدر میں ۳ مرتبہ استعمال کیا گیا ہے اس طرح تین کو نو سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ۲۷ آتا ہے جو اس بات کا غماز ہیکہ شب قدر ستائیسویں کو ہوتی ہے۔ دوسری توجیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سورۂ مبارکہ میں تیس کلمات یعنی تیس الفاظ ہیں، ستائیسواں کلمہ ھی ہے جسکا مرکز لیلۃ قدر ہے گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں کو شب قدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی)

شب قدر کی عبادت:- حضرت سیدنا اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تفسیر روح البیان میں یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جو شب قدر میں اخلاص نیت سے نوافل پڑھیگا اسکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوجائینگے۔ جو کوئی شب قدر میں چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر ایک بار اور سورۂ اخلاص ۱۱ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکو سکرات موت میں آسانی فرمائیگا نیز عذاب قبر سے محفوظ فرمادیگا اور نور کے چار ایسے ستون عطا فرمائیگا کہ ہر ستون میں ایک ہزار محل ہوں گے۔ (نذھۃ المجالس)

بقیہ صفحہ ۳ پر

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 43
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبر شپ
۲۰۰/روپیے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے

ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہورہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کررہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں ومضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

سالانہ فیس 200 روپے

پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔ ۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

تراویح کے دوران دو جھگوں پر حملہ

تحریر: جمال اختر صدف گونڈوی

تراویح کی نماز گھروں میں قائم کرنے والے حضرات کیا علمائے کرام سے مشورہ کئے تھے؟ مذہب اسلام میں مشورے کو خاص اہمیت حاصل ہے، غیب دان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے صحابہ کرام سے مشورہ کیا کرتے تھے، دنیا کے تمام مسلمانوں کا اس بات سے کلی طور پر اتفاق ہے کہ اللہ کے بعد سب سے زیادہ بزرگ و برتر اگر کوئی ذات ہے تو وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے اس کے بعد بھی مشورہ اپنے چھوٹوں کے ساتھ یقیناً یہ تعلیم امت کے لئے تھی، مگر مسلمانوں کی اکثریت علماء سے بیزاری کا ثبوت دے رہی ہے، بلکہ اب تو دینی معاملات میں بھی خود فیصلے کرنے لگی ہے، حالیہ دنوں میں مرادآباد ہلدوانی میں جس طرح گھروں میں تراویح کو لے کر ہنگامہ ہوا اور مسلمانوں پر یکطرفہ پولیسیہ کارروائی ہوئی جو کہ بہت افسوسناک ہے، اسلام میں مصلحت و دور اندیشی کا بڑا دخل ہے، یہ مصلحت ہی کا نتیجہ تھا کہ کفار کے حملے کا جب خطرہ بڑھ جاتا تو صحابہ چھپ چھپ کر نماز پڑھتے تھے

دعوتِ حق کا آغاز: مدینہ تاریخ اسلام کا عظیم ورق ہے۔ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کے چھوٹے بھائی عمیر بھی اپنے بھائی کے ساتھ چھوٹی عمر میں ہی ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔ ہجرت کے وقت ان کی عمر بمشکل چودہ پندرہ سال تھی۔ الاستیعاب کے مطابق جنگ بدر میں شرکت کا شوق تھا، مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ تم بہت چھوٹے ہو۔ جب حضرت سعد نے ان کے جذبۂ جہاد کو دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے بھائی کو جہاد پر جانے کی اجازت دے دیجیئے۔ چنانچہ بدر کے میدان میں شریک ہوئے اور دشمن سے خوب لڑے۔ سولہ سال کی عمر میں شہادت پالی۔ انھیں قریش کے طاقت ور ترین جنگ جو عمرو بن عبدِ وُدّ نے شہید کیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا تو آغاز میں کافروں کی اذیت کے خوف سے مسلمان نمازیں چھپ چھپ کر پڑھتے تھے۔ پہاڑوں کی گھاٹیوں میں جا کر نماز پڑھنا بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا معمول تھا۔ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہاڑ کی ایک گھاٹی میں نماز پڑھ رہے تھے، کچھ مشرکین مکہ وہاں آنکلے انھوں نے مسلمانوں اور ان کے دین کو گالیاں دینا شروع کردی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بری طرح مذاق اڑایا۔ جب حضرت سعد نماز سے فارغ ہوئے تو ان کافروں کو للکارا۔ اس وقت ان کے ہاتھ میں مرے ہوئے اونٹ کے شانے کی ایک بڑی ہڈی تھی۔ انھوں نے جب ان کافروں پر حملہ کیا تو یہ وہاں سے کھسک گئے تاہم عبداللہ بن خطل لعنتی کے سر پہ انھوں نے ضرب لگائی تو وہ زخمی ہوگیا، مگر ان لوگوں میں ہمت نہیں ہوئی کہ واپس پلٹ کر سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقابلہ کریں۔ یہ تاریخ اسلام میں کفار کا پہلا خون تھا جو کسی مسلمان کے ہاتھ سے بہایا گیا تھا۔ ۔جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ کا پتا چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد سے فرمایا کہ اے سعد! اللہ نے ہمیں ہاتھ روکے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پس آئندہ ہاتھ نہ اٹھانا۔

عوام کو چاہئے کہ وہ کوئی بھی کام جو دین سے منصوب ہو اجتماعی طور پر کرنے سے پہلے علماء سے مشورہ ضرور کرلیں، یہ من مانی اور جلد تراویح ختم کرنے کا نتیجہ تھا کہ دو دو بڑے حادثے پیش آئے ہیں، اس وقت ہمارا مخالف ہماری غلطیوں کا شدت سے انتظار کررہا ہے، ہمارے عمل کے بعد ان کا ردعمل بہت بھیانک اور تخریب کارانہ ہوتا ہے، پھر ہم چلا چلا کر کہتے ہیں ہم پر ظلم ہوا ہے ہمیں انصاف چاہئے، جو قوم اپنے اسلاف کی سیرت بھلا دیتی وہ ایسے ہی خسارے و بربادی کا شکار ہو جاتی ہے، تیس دن کی تراویح کو کم کرنے اور جلد چھٹکارا پانے کے لئے جس طرح پانچ دن دس دن کی تراویح کا انتظام کارخانوں میں، گراؤنڈ میں، حال میں، اور گھروں میں کیا جانے لگا ہے اس سے علماء متفق نہیں ہیں، جمعہ کی نماز چاہے جتنی بھیڑ کے ساتھ آپ مسجد میں پڑھیں کسی کو کوئی اعتراض نہیں لیکن تراویح کو لے کر سیاسی اعتراض کسی بڑے خطرے کا دستک دے رہی ہے، یہ تو بس شروعات ہے، آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا، اگر اب بھی ہم ہوش کے ناخن نہیں لیں گے تو ملک بھر میں بڑے جانی مالی نقصان کے لئے ہمیں تیار رہنا ہوگا،

بہار میں مدرسے کو جلا دیا گیا وہاں سیکولر حکومت ہے لیکن سب خاموش ہیں، کیونکہ انہیں صرف آپکے ووٹ سے مطلب ہے نہ کی آپکی حفاظت سے، دوسری طرف ہماری قیادتیں بھی کچھ کم نہیں ہیں، مذہبی قیادت تو کہیں نظر نہیں آرہی ہے سیاسی قیادت ایسے ہاتھوں میں ہے جہاں صرف دنیاداری ہے دین داری کا کوئی تصور نہیں، عوام نے علماء کو بہت پہلے سیاست سے الگ کردیا ہے اور صاف کہہ دیا ہے کہ علما امامت کریں مدرسے میں بچوں کو پڑھائیں اس سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہیں، سیاست وہ لوگ کر رہے ہیں جنہیں اسلام کی سیاست کا کچھ پتہ تک نہیں، اسلام کے دو بازو ہیں ایک کا نام مذہب ہے دوسرے بازو کا نام سیاست ہے، ایک بازو پر علما کام کررہے ہیں لیکن دوسرے بازو کو نااہلوں نے اپاہج بنا دیا ہے، ایسے میں تمام خانقاہوں کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ خود متحد ہوں اس کے بعد بنام مسلمان تمام فرقوں کے ساتھ ملت کی تحفظ کے لئے اتحاد کریں اسکے بعد عوامی سطح پر اتحاد پر کام شروع کیا جائے، اگر یہ کام کرنے میں ہم کامیاب ہو گئے تو یقیناً مذہب وسیاست دونوں میں ہم مضبوط ہوں گے،

دعوت کے طریقوں میں ہمیں نرمی برتنی ہوگی اور سماجی طور پر اسلام کی خوبصورتی کو عملی طور پر پیش کرنا ہوگا، قوم کے اہل ثروت حضرات کو کچھ عصری ادارے بنانے چاہیے جہاں قوم کے بچے تعلیم حاصل کر کے اعلی عہدوں پر فائز ہو سکیں، ایک جائزے کے مطابق پچاسی فیصد مسلمان صرف مالی بحران کی وجہ کے اعلی تعلیم نہیں حاصل کر پا رہے ہیں اور وہ بیچ میں تعلیم روک کر مزدوری کرنے لگتے ہیں، جب تک تعلیم کو فروغ نہیں دیا جائے گا لوگ اپنے حقوق اور دین کو نہیں سمجھ پائیں گے، اسلام میں علم کی بڑی اہمت ہے چنانچہ علم حاصل کرنے کے لئے چین جانا پڑے تو وہاں بھی جاؤ، آج ہمارے بچے گھروں سے نکل کر مسجد و مدرسے تک جانے کے لئے تیار نہیں ہیں، کچھ مغربی مزاج مسلمان اپنے بچوں کو انگریزی اسکولوں میں تعلیم دلا رہے ہیں تو انہیں بچوں کو دینی تعلیم سے دور بھی کر رہے ہیں کیونکہ ان بچوں پر اسکول کی طرف سے اتنا زیادہ کام دے دیا جاتا ہے کہ انہیں دوسرے کاموں کی فرصت ہی نہیں مل پاتی، اگر ہمارے پاس اس طرح ادارے ہوں جہاں ہندی، انگریزی، عربی، وغیرہ سب ایک ساتھ پڑھائی جائے تو بچوں کے لئے بہت آسانی ہو جائے گی،

سوشل میڈیا پر مسلم نوجوانوں کو بہت سوچ سمجھ کر لکھنا چاہیے کیونکہ انکی ایک پوسٹ نہ جانے کتنوں کے لئے نفرت کا سبب بنتی ہے اور اسی پوسٹ کو دکھا کر جاہل بے روزگار لڑکوں کو جنونی بنا کر ہمارا مخالف ہمارے گھروں پہ مسجدوں مدرسے پہ حملہ کروا سکتا ہے، نوجوانوں کو صرف دینی پوسٹ ہی کرنی چاہیے اور اپنے منصوبے سفر کی تفصیلات کب کہاں آنا جانا ہے یہ سب بالکل پوسٹ نہیں کرنی چاہئے مذہبی معاملات کو سوشل میڈیا پر ہرگز بحث کا حصہ نہ بنائیں

نہ سمجھوگے تو مِٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانوں
تمھاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

☆☆☆☆☆

رمضان المبارک اور نظام زندگی

قومی وقار کے لیے ماضی کی شاندار روایات تازہ کریں

غلام مصطفی رضوی

بہاروں کی صبحِ تازہ پیش نظر ہے۔ موسمِ بہار رمضان ہم میں موجود ہے۔ ماہِ رمضان المبارک ہر سال آتا ہے۔ ایمان کو تازگی عطا کرتا ہے۔ قلب کو نور اور نگاہ کو سُرور عطا کرتا ہے۔ اسلام سے رشتہ و تعلق- پختہ کرتا ہے۔ نعمتوں سے دامنِ اُمید بھر دیتا ہے۔ غریب و امیر ہر ایک کو- ایک دوسرے سے قریب کرنے کا موجب بنتا ہے۔ پھر اپنی تمام تر رحمتیں لُٹاتا ہوا رُخصت ہو جاتا ہے۔ اِس طرح تربیت کا مکمل نظام ہے "ماہِ صیام" جس کا مقصد بقیہ سال کے گیارہ ماہ کے لیے بنیاد فراہم کرنا ہے۔ اور یوں پورے سال اسلامی طرزِ عمل اختیار کرنے کا ذہن ملتا ہے۔

ہم اسلام کے ماننے والے ہیں۔ لیکن ہمارے عادات، اطوار، طریقے، لباس، بود و باش، طرزِ حیات، تمدن سب اغیار کی طرح ہوتے چلے جارہے ہیں، الا ماشاءاللہ- اس سلسلے میں ہمیں غور کرنا چاہیے کہ:

[۱] کیا ہم اپنے شان دار ماضی کی روایات کے مطابق چل رہے ہیں؟ جو ہماری سوسائٹی کی پہچان تھی۔ جن روایات نے ہمیں سارے جہان میں دیانت دار، ایمان دار، با اُصول، انسانیت نواز، نجات دہندہ اور اعلیٰ اخلاق کے حامل کے بطور متعارف کرایا تھا۔ جہاں بانی کا منصب اسلامی طرزِ حیات سے ملا۔

[۲] ہم اسلامی احکام پر جب تک عمل پیرا تھے؛ ہمارا تبلیغی مشن اغیار میں کامیاب تھا۔ مشرک و کافر داخلِ اسلام ہو جاتے تھے۔ افسوس! آج ایسے کردار دکھائی نہیں دیتے۔ گرچہ بعض مثالی شخصیات ایسی گزری ہیں جن کے نقوش آج بھی تازہ ہیں۔ ان میں حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نمایاں ہیں؛ جن کے دستِ مبارک پر جہان بھر میں کثرت سے حاملینِ شرک و کفر توبہ کرتے تھے اور داخلِ اسلام ہو جایا کرتے تھے۔ ہمیں اس ماہِ صیام میں ایسے ہی کردار کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ جس سے ہمارے ماضی کی شان دار یادیں تازہ ہو جائیں۔ اور مستقبل کی تاباں لکیریں کھینچی جاسکے۔

[۳] حقوق کی پاس داری کے ضمن میں بھی ہم بہت پچھڑے ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ ان سے غافل ہیں۔ غور کریں! کہ کیا ہم نے کسی سے قرض لیا ہے، کسی کا مالِ ناحق کھایا ہے؟ اگر ہاں تو اسے لوٹا دیں، کسی کا ترکہ ذمہ ہو تو اس کی شرعی طریقے سے ادائیگی کریں۔ کسی کا کچھ مال ذمہ ہو تو اسے بھی دے دیں۔

[۴] ہر یتیم کو اپنا سمجھیں، ہر بیوہ سے ہمدردی کریں، ہر مصیبت زدہ مسلمان کو اپنا بھائی سمجھیں، ہر گرفتارِ رنج و اَلم کی ڈھارس بندھائیں۔ جو قید و بند کی صعوبتوں میں بلاوجہ مبتلا ہیں ان کی رہائی کی دُعائیں کریں۔

[۵] اپنے معاشرے میں ایسے افراد تلاش کریں؛ جو مفلوک الحال و بے روزگار ہیں؛ انھیں زکوٰۃ کی مد میں رزقِ حلال سے منسلک کریں اس طرح دو فائدہ ہوگا: زکوٰۃ کی ادائیگی ہو جائے گی اور بے روزگار کی کفالت بھی ہوگی۔

[۶] نمازوں کی پابندی کا مزاج بعد کو بھی قائم رکھیں تا کہ موسمِ تربیت کا تربیتی تسلسل باقی رہے۔

[۷] مغربی کلچر کے زیر اثر ایک بڑا طبقہ علما سے دور ہے؛ ماہِ رمضان میں دین سے قربت کا نتیجہ ہے کہ لوگ علما و ائمہ سے قریب ہو جاتے ہیں اس قربت کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی کو علما کی صحبت میں رہ کر گزاریں۔ ان کی رہنمائی حاصل کریں، ان کی رہبری میں زندگی بسر کریں۔

[۸] دین کے فیصلوں کو دنیوی مفادات پر ترجیح دیں، شریعت کے مطابق زندگی گزاریں۔

[۹] ایسے معاملات جن میں خاص طور پر لادینی حکومت دخل انداز ہوتی ہے؛ ان پر توجہ کے ساتھ شرعی فیصلوں کے مطابق عمل کا ماحول بنائیں۔ بلکہ ہر معاملہ شرعی دائرہ میں قبول و حل کریں تا کہ کورٹوں میں جو رقم برباد ہوئی جاتی ہے وہ بچ سکے اور معاشی ترقی کی راہ ہموار ہو۔

[۱۰] عمائدین، علما و داعیانِ کرام کی ذمہ داری ہے کہ اچھے برے حالات میں صبر و شکر سے چلنے کا پیغام دیں۔ اس لیے کہ دن بہ دن خودکشی کے رُجحان نے زندگیوں کو مایوسیوں کی نذر کرنا شروع کیا ہے؛ اس سے بچنے کا واحد حل اسلامی زندگی اپنانا ہے۔ اور مایوسی کے اندھیروں سے نکل کر اُمیدوں کے اُجالے میں آنا ہے۔ خودکشی کی وجہ بھی دین سے دوری ہی ہے۔

یہ چند پہلو قلم برداشتہ ذکر کیے گئے جن پر عمل کر کے ہم اپنے ماحول کو خوش گوار بنا سکتے ہیں اور ماہِ رمضان المبارک کے برکات و ثمرات سے پورے سال فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزہ، نماز، عبادات، تراویح، سحر و افطار کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔ عقائد کی درستی کی توفیق دے اور نئی راہوں سے بچائے۔ اسلافِ کرام و اولیاے کرام کی راہ چلائے۔ تربیتی لمحوں کے فیض کو بقیہ دنوں میں بھی عمل کی بزم میں سجانے کی توفیق بخشے۔ اعمالِ صالح کی دعوت اور فکرِ نافع کی ترسیل کی سعادت دے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بقیہ: شب قدر کا ذکر قرآن سے۔۔

مولائے کائنات حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں جو کوئی شب قدر میں سورۂ قدر سات بار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر بلا سے محفوظ فرما دیتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کیلئے جنت کی دعا کرتے ہیں (نزھۃ المجالس) شب قدر کی دعا:- اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی اے اللہ بیشک تو معاف فرمانے والا ہے اور معافی دینے کو پسند بھی کرتا ہے لہٰذا مجھے بھی معاف فرما دے (مشکوٰۃ) اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے و طفیل ہمیں مذکورہ باتوں پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے آمین۔

از: غلام اولیاء محمد ضیاء المصطفے فیضی قادری

بقیہ: اعتکاف کے فضائل ومسائل۔۔

اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اسی ایک دن کی قضا کرے پھر سے دس دنوں کی قضا واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

اعتکاف کی قضا صرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ اگر عذر کی وجہ سے چھوڑا مثلاً بیمار ہوگیا یا بلا اختیار چھوٹا مثلاً عورتوں کو اعتکاف کی حالت میں حیض یا نفاس یا جنون و بے ہوشی طویل طاری ہوئی تو ان میں بھی قضا واجب ہے۔ اور بعض فوت ہو تو کل کی قضا کی حاجت نہیں بلکہ بعض کی قضا کرے اور کل فوت ہو تو کل کی قضا ہے۔ (ردالمحتار ملخصاً)

(بہار شریعت: ج/۵/۷ ۱۴ تا ۱۵۵ مطبوعہ فاروقیہ بک ڈپو دہلی)

معتکف کے لیے حوض اور وضوخانے کا حکم

معتکف کو حوض یا وضوخانے جانے کی اجازت ہے۔ چاہے وضو کی حاجت ہو یا وضو پر وضو کرنا چاہے بہر صورت جا سکتا ہے اور وضو کے بعد اگر کچھ توقف کیا تب بھی اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ یوں ہی غسل خانے میں غسل کرنے گیا تب بھی اعتکاف فاسد نہیں ہے چاہے غسل کی حاجت ہو یا نہ ہو کہ وضو خانہ وغیرہ جب مسجد سے ملحق ہو تو اعتکاف والے کے لیے خارج مسجد کا حکم نہیں۔

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ (خلیفۂ اعلیٰ حضرت) فرماتے ہیں: فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کے لیے مثلاً جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ بلا اجازت شرعیہ اگر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹے گا۔ فنائے مسجد اس معاملے میں حکم مسجد میں ہے۔ سحری کے اعلان کے لیے فنائے مسجد میں جا سکتا ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ: ج/۱، ص/۳۹۹)

ہاں اگر مسجد سے ملحق وضوخانہ، حوض اور غسل خانہ وغیرہ بالکل خارج مسجد ہو یا سرے سے ہو ہی نہیں تو صرف حاجت کے وقت ہی ان کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ اس صورت میں البتہ اگر غیر ضروری غسل یا وضو کے لیے گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

تنبیہ: مسجد سے ملحق فنائے مسجد میں پاخانہ بنا ہوا اور اعتکاف کرنے والے تعداد میں زیادہ ہوں تو جس کو حاجت شدید ہو وہ گھر کے یا دوسرے قریب کے پاخانے میں باہر جا سکتا ہے جب کہ اندر زیادہ انتظار کرنا پڑے۔

معتکف کے لیے ضروری احتیاطیں

اعتکاف کرنے والا ایک آدمی ہو یا بہت سے، ان سب کو ذیل کے امور کی پابندی کرنی چاہیے۔

(۱) دنیاوی اور غیر ضروری باتوں سے پرہیز کریں۔ (۲) ہنسی، ٹھٹھا، مذاق سے بچیں۔ (۳) مسجد میں شور غوغا بالکل نہ کریں حتیٰ کہ آواز بھی بلند نہ کریں۔ (۴) گالی گلوچ اور فحش سے بچنا تو بہت ضروری ہے کہ اس سے اعتکاف اور روزہ دونوں مکروہ ہوں گے اور ایسا کرنا گناہ بھی ہے۔ (۵) کھانے پینے میں زیادتی نہ ہو کہ پیٹ خراب ہو اور دیگر پریشانیاں یا بیماریاں قریب آئیں اور پھر عبادت و تلاوت میں فرق آئے۔ (۶) اعتکاف میں کم کھانے، کم بولنے اور کم سونے پر بہ طور خاص عمل کریں کہ یہ روحانیت کا سرچشمہ ہے۔ (۷) مسائل دینیہ شرعیہ سیکھیں کہ یہ سب عبادتوں سے بڑھ کر عبادت ہے۔ اس کے لیے علما سے رابطہ کریں اور ان سے استفادہ کریں خود علما بھی ایسے مواقع پر عوام الناس کو دین کی باتیں بتانے میں خاص دل چسپی لیں اور وقت دیں کہ یہ دونوں کے لیے باعث سعادت اور موجب اجر ہے۔ (۸) موبائیل سے بالکل اجتناب کریں کہ یہ دنیاوی روابط کو بڑھاوا دینے والا اور اعتکاف کے لیے بہت مُضر ہے۔ سخت ضرورت پر کبھی استعمال کرلیا تو حرج نہیں۔ (۹) دوست احباب کی بھیڑ جمع نہ کریں نہ دوسرے لوگ معتکف کے پاس زیادہ وقت دیں۔ کسی ضرورت سے جانا ہو تو ضرورت پوری کر کے فوراً ان سے جدا ہو جائیں۔ اسی میں دونوں کے لیے بھلائی ہے۔ (۱۰) معتکف علما ہوں تو علمی و دینی استفادے کے لیے ان کے پاس بیٹھنے میں حرج نہیں بلکہ بہت مفید اور باعث ثواب ہے۔

برادران اسلام اور دیگر اسلامی بھائیوں سے گزارشات

(۱) معتکف ایک ہو یا متعدد، دیگر حضرات کو چاہیے کہ ان کی خدمت کو اپنی سعادت تصور کریں ان کی ضروریات کی حتی الوسع تکمیل میں کوشاں رہیں کہ یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ (۲) بعض مساجد میں اعتکاف کرنے والوں کی تعداد بہت ہو جاتی ہے۔ ممبئی کی بعض مساجد میں سنا گیا کہ ان کی تعداد چالیس تک پہنچ جاتی ہے یا اس سے بھی زیادہ بلکہ نوجوانوں کے بارے میں یہ سن کر اور خوشی ہوتی ہے کہ وہ دنیاوی کھیل کود سے دور ہو کر خدا کے گھر میں دس روز کے لیے آ بیٹھتے ہیں۔ یہ صورت حال بڑی خوش آئند اور مسرت بخش ہے تو ان دین پسندوں کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے اور ان کے لیے ان ایام میں دین کی ضروری تعلیم کا منتظمین کو معقول بندوبست کرنا چاہیے تا کہ ان کے لیے یہ ایام صرف یہی نہیں کہ عبادت میں گزریں بلکہ اہم فریضے کی ادائیگی یعنی دین سیکھنے میں صرف ہوں۔ اس کے لیے علما سے وقت لیا جائے کہ وہ وقتاً فوقتاً آ کر ان کی دینی تعلیم اور تربیت میں حصہ لیں اور نوجوانوں کو بھی چاہیے کہ دین سیکھنے میں بھرپور دل چسپی لیں، اس سنہرے موقع کو غنیمت جانیں اور اپنے اندر دینی شعور بیدار کرنے اور روحانیت کو پروان چڑھانے کی طرف توجہ دیں۔ (۳) دوسرے اسلامی بھائی اور انتظامیہ مساجد کے افراد بھی ان معتکفین کی ضروریات اور سہولیات کا خاص خیال رکھیں کہ اعتکاف کی برکتوں سے انہیں بھی مالا مال ہونے کا یہ ایک حسین موقع ملتا ہے جو سال بھر میں پھر کبھی ہاتھ آنے والا نہیں۔ قرآن پاک میں آیا:

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو، گناہ اور سرکشی پر مدد نہ کرو۔ (مائدہ:۵/۲)

اعتکاف کرنے والوں کو بھی چاہیے کہ اپنے مقصد پر ہر وقت نظر رکھیں اور سوچیں کہ وہ دنیا کو چھوڑ کر دس روز کے لیے کیوں خانۂ خدا میں گوشہ نشین ہوئے ہیں۔ ان کے اندر بھی عملی اور روحانی انقلاب آنا چاہیے۔ اگر ان کے اندر کوئی بری عادت تھی تو وہ دور ہو جانی چاہیے ورنہ گناہ تو ہر جگہ گناہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے گھر میں اس کا مواخذہ اور بڑھ جاتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ نیکی اور ثواب کمانے آئے تھے الٹے گناہ کا بوجھ نہ سر پر لے جائیں۔ اللہ عزوجل ہمیں اعتکاف کے روحانی اور اسلامی پروگرام پر عمل کرنے اور اس کی برکتوں سے مالا مال ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN MUSLIM TIMES WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 43 DATE: 17 April to 23 April 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

اعتکاف کے فضائل و مسائل (اعتکاف روح کی غذا)

اعتکاف ایک ایسی نیکی ہے جس کی اہمیت قرآن پاک میں بھی بیان کی گئی ہے اور احادیث رسول میں بھی۔ قرآن پاک میں ہے: طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۝۱۲۵۔ میرا گھر خوب ستھرا کرو۔ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے۔ (البقرہ: ۲/ ۱۲۵) اس آیت میں اعتکاف والوں کے لیے خانۂ خدا کو پاک صاف رکھنے کا حکم ہے۔ اس سے اعتکاف کے لیے مسجد کی خصوصیت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ مردوں کے لیے مسجد ضروری ہے۔ ہاں عورتیں اپنے گھروں میں اعتکاف کرسکتی ہیں اور یہ گھر میں اس جگہ اعتکاف کریں گی جو نماز کے لیے خاص ہے۔ اور اسی آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز کے ساتھ اعتکاف بھی قدیم عبادت ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے: وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (البقرہ: ۲/ ۱۸۷) اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ معتکف کو جائز نہیں کہ شہوت سے عورتوں کو ہاتھ لگائے یا ان سے جماع کرے۔ اعتکاف کے مسائل اور بھی ہیں لیکن قرآن نے اس خاص مسئلے کو بیان کرکے اس کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اعتکاف کا ایک خاص مقصد یہ بھی ہے کہ اللہ کے بندے کچھ دنوں کے لیے اپنی عورتوں سے دور رہ کر خدا کی عبادت میں لگ جائیں اور اپنی توجہ کو دنیا کی طرف سے بالکل ہٹالیں۔ روزہ رکھ کر آدمی کھانے پینے اور جماع سے دن کے حصوں میں بچتا ہے رات میں یہ سب چیزیں جائز ہیں لیکن اعتکاف کی حالت میں رات کے وقت بھی جماع سے پرہیز کرنے کا حکم ہے۔ البتہ کھانے پینے کی رات میں اجازت ہے، روزہ دار دن میں بازار آجاسکتا ہے خرید وفروخت بھی کرسکتا ہے لیکن اعتکاف کی حالت میں معتکف کو گھومنے پھرنے خرید وفروخت کرنے کی بھی اجازت نہیں اور سوائے مخصوص ضروریات کے مسجد سے نکلنا بھی جائز نہیں۔ خرید وفروخت اور تجارت کے لیے نکلنا بہرحال منع ہے البتہ اپنی یا بال بچوں کی ضرورت کی کوئی چیز خریدی اور سامان مسجد سے باہر ہو تو اس کی اجازت ہے۔ (ماخوذ: از بہار شریعت، ۵/ ۱۵۲)

ابوداؤد شریف کی روایت ہے: ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: معتکف پر سنت یہ ہے (یعنی یہ حکم حدیث سے ثابت ہے) کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے، نہ جنازے میں حاضر ہو، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی حاجت کے لیے جائے مگر اس حاجت کے لیے جاسکتا ہے جو ضروری ہے (جیسے پیشاب، پاخانہ اور جمعہ کے لیے اگر اس مسجد میں نہ ہوتا ہو) اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔ (مشکوٰۃ: ص/ ۱۸۳، بہار شریعت: ۵/ ۱۴۶)

ابن ماجہ کی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے معتکف (اعتکاف والے) کے لیے فرمایا: وہ یعنی معتکف گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔ (مشکوٰۃ: ص، ۱۸۳)

سبحان اللہ اس حدیث پاک سے اعتکاف کی کیسی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیے اور اعتکاف جیسی عبادت کے لیے کوشش کرنی چاہیے کہ یہ سنہرا موقع جس کا لمحہ لمحہ عبادت و ثواب میں گزرتا ہے، بڑی قسمت والوں کو ہاتھ آتا ہے۔ آدمی سال بھر تو دنیا کے کاموں میں لگا رہتا ہے، کاش رمضان المبارک کے ایک آخری عشرے کو تو رب العالمین کے لیے خاص کرکے اس کی طرف سے ملنے والی رحمت و مغفرت کی سوغات کا مستحق بن جائے اور گناہوں سے آلودہ زندگی کو طہارت و پاکیزگی سے آراستہ اور ہمکنار کرلے۔ امام بیہقی شعب الایمان میں، سیدنا علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان میں دس دنوں (یعنی آخری عشرے) کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے ادا کیے۔ (شعب الایمان: الجزء/ ۵، ص/ ۴۳۶)

اعتکاف کرنے والے کے لیے یہ ایک بڑی بشارت ہے کہ دس روز تک اللہ کے لیے جس نے اس کے گھر میں اپنے کو محصور کرلیا اور دنیاوی علائق سے اپنے کو دور رکھا تو اس کے بدلے اللہ کی طرف سے دو حج اور دو عمرے کا اسے ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اور حج وعمرے کے فضائل احادیث میں یہ بیان کیے گئے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں: حج وعمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے اور چاندی، سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور (مقبول) کا ثواب جنت ہی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف: مناسک، ص/ ۲۲۲)

اور حضرت ابو ہریرہ سے ایک روایت ہے کہ جس نے حج کیا اور رفث (یعنی فحش کلامی) اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے ایسا پاک لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (مشکوٰۃ شریف: ص/ ۲۲۱)

حضرت ابو ہریرہ ہی کی ایک اور روایت میں ہے: عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بہار شریعت: جلد ششم ص/ ۳، ۴/ مشکوٰۃ: ۲۲۱)

یہ ایک حج وعمرہ کا ثواب ہے اور اعتکاف ایسا ہے جیسے کہ دو حج وعمرہ ادا کیے۔ اس سے اعتکاف کی فضیلت بہ خوبی واضح ہے۔

حضرت عطا خراسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: معتکف کی مثال اس محرِم کی طرح ہے جو اپنے آپ کو رحمٰن کی بارگاہ میں ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے: اللہ کی قسم میں تیرے در کو نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ تو مجھے اپنی رحمتوں سے نواز دے۔ (بیہقی، درمنثور تفسیر آیت ولا تباشروھن)

اعتکاف کے تفصیلی مسائل تو بہار شریعت اور فتاویٰ رضویہ میں ملاحظہ کیجیے۔ یہاں مختصر چند ضروری مسائل بہار شریعت سے نقل کیے جاتے ہیں

اعتکاف کسے کہتے ہیں:

مسجد میں اللہ کے لیے نیت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے اور اس کے لیے مسلمان عاقل اور جنابت و حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ یعنی بالغ ہونا شرط نہیں بلکہ نابالغ جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے۔ (عالم گیری، درمختار، ردالمحتار)

اعتکاف کس مسجد میں ہو:

اعتکاف کے لیے جامع مسجد ہونا شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں ہوسکتا ہے، مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام و مؤذن مقرر ہوں اگرچہ اس میں پنج گانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو، خصوصاً اس زمانے میں کہ بہتیری مسجدیں ایسی ہیں جن میں نہ امام ہیں نہ موذن، (ردالمحتار)

اعتکاف کی قسمیں:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: (۱) واجب کہ اعتکاف کی منت مانی۔ (۲) سنت مؤکدہ کہ رمضان کے پورے عشرۂ اخیرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ہو اور تیسویں کے غروب آفتاب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔ اگر بیسویں تاریخ کو بعد نماز مغرب اعتکاف کی نیت کی تو سنت مؤکدہ ادا نہ ہوئی۔ مغرب سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کردیں تو سب سے مطالبہ یعنی مواخذہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہوجائیں گے۔ (۳) ان دو کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب وسنت غیر مؤکدہ ہے۔ (درمختار، عالم گیری)

مستحب اعتکاف کے لیے نہ روزہ شرط ہے نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر بلکہ جب مسجد میں گیا اور اعتکاف کی نیت کی تو جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے، چلا آیا اعتکاف ختم ہوگیا۔

حضرت صدر الشریعہ اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: یہ بغیر محنت ثواب مل رہا ہے کہ فقط نیت کرلینے سے اعتکاف کا ثواب ملتا ہے اسے تو نہ کھونا چاہیے۔ مسجد میں اگر دروازے پر یہ عبارت لکھ دی جائے کہ ''اعتکاف کی نیت کرلو اعتکاف کا ثواب پاؤ گے'' تو بہتر ہے کہ جو اس سے ناواقف ہیں انہیں معلوم ہوجائے گا اور جو جانتے ہیں ان کے لیے یاددہانی ہوجائے گی۔ (بہار شریعت: پنجم ص/ ۱۰۲۲، مکتبۃ المدینہ)

اعتکاف کی شرطیں:

سنت اعتکاف میں یعنی رمضان شریف کی پچھلی دس تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے اس میں روزہ شرط ہے لہٰذا اگر کسی مریض یا مسافر نے اعتکاف کیا مگر روزہ نہ رکھا تو سنت ادا نہ ہوئی بلکہ یہ اعتکاف نفلی ہوا (ردالمحتار) منت کے واجب اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے۔ (عالم گیری)

معتکف کا مسجد سے نکلنا کب جائز ہے؟ معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں۔ ایک حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہوسکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور غسل کی ضرورت ہو۔ اگر مسجد میں وضو و غسل کی جگہ بنی ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی بھی اجازت نہیں۔ دوم حاجت شرعی مثلاً جمعہ کے لیے جانا یا اذان کہنے کے لیے منارہ پر جانا۔ جب کہ منارہ پر جانے کے لیے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر منارہ کا راستہ اندر سے ہو تو غیر مؤذن معتکف بھی منارہ پر جاسکتا ہے، موذن کی تخصیص نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار ملخصاً)

قضائے حاجت کے لیے گیا تو طہارت کرکے فوراً چلا آئے، ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر معتکف کا مکان مسجد سے دور ہے اور اس کے دوست کا قریب تو یہ ضروری نہیں کہ دوست کے یہاں قضائے حاجت کو جائے بلکہ اپنے مکان پر بھی جاسکتا ہے اور اگر اس کے خود دو مکان ہیں ایک نزدیک دوسرا دور تو نزدیک والے مکان میں جائے کہ بعض مشائخ فرماتے ہیں: دور والے مکان میں جائے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ (ردالمحتار، عالم گیری)

اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جمعہ نہیں ہوتا تو جمعہ کے لیے نکل سکتا ہے لیکن صرف اتنے وقت کے لیے کہ وہاں پہنچ کر سنتیں پڑھے پھر جمعہ کے بعد کی چار یا چھ سنتیں پڑھ کر چلا آئے۔

اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا کہ اس میں جماعت نہیں ہوتی تو جماعت کے لیے نکل کر دوسری مسجد میں جاسکتا ہے، (بہار شریعت)

اگر وہ مسجد گرگئی یا کسی نے مجبور کرکے وہاں سے نکال دیا اور فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ (عالم گیری)

اگر ڈوبنے یا جلنے والے کو بچانے کے لیے مسجد سے باہر گیا یا گواہی دینے کے لیے گیا یا جہاد میں سب لوگوں کا بلاوا ہوا اور یہ بھی نکلا یا مریض کی عیادت یا نماز جنازہ کے لیے گیا اگرچہ کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو، تو ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہوگیا۔ (عالم گیری وغیرہ)

پاخانہ پیشاب کے لیے گیا تھا قرض خواہ نے روک لیا، اعتکاف فاسد ہوگیا۔ (عالم گیری) یعنی جب مسجد کے باہر گیا تب یہ حکم ہے۔

معتکف نے بھول کر کھالیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ گالی گلوج یا جھگڑا کرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا مگر بے نور و بے برکت ہوجاتا ہے۔ (عالم گیری وغیرہ) یعنی مکروہ ہوجاتا ہے۔

معتکف مسجد ہی میں کھائے، پیئے، سوئے۔ ان امور کے لیے مسجد سے باہر ہوگا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ (درمختار وغیرہ) مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ (گندی) نہ ہو۔

معتکف کے سوا اور کسی کو مسجد میں کھانے پینے سونے کی اجازت نہیں اور اگر یہ کام کرنا چاہے تو اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذکر الٰہی کرے۔ پھر یہ کام کرسکتا ہے۔ (ردالمحتار)

اعتکاف میں سکوت کا حکم:

معتکف اگر بہ نیت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر چپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بری بات سے چپ رہا تو یہ مکروہ نہیں بلکہ یہ تو اعلیٰ درجے کی چیز ہے کیوں کہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ ہے مگر بوقت ضرورت اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو یہ مسئلہ خاص طور سے قابل توجہ ہے کہ اکثر معتکف حضرات مباح باتوں میں حرج نہیں سمجھتے یعنی مباح کلام بھی بوقت حاجت ہو۔ بغیر حاجت اس سے بھی پرہیز کرے۔

معتکف کیا کرے:

معتکف نہ چپ رہے نہ کلام کرے تو کیا کرے؟ یہ کرے: قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف کی قراءت اور درود شریف کی کثرت، علم دین کا درس وتدریس، نبی کریم ﷺ و دیگر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی سیرتوں اور اذکار، اولیا و صالحین کی حکایات اور امور دین کی کتابت یعنی تصنیف وتالیف وغیرہ۔ (درمختار) اور سب سے اہم یہ ہے کہ جس پر نمازیں قضا ہیں تمام نفل عبادات چھوڑ کر ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔

اعتکاف کی قضا: نفل اعتکاف اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں تک ختم ہوگیا اور مسنون اعتکاف کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کے لیے بیٹھا تھا

بقیہ صفحہ ۳ پر

شب قدر ایک عظیم رات

امت خیر الانام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے انعامات سے نوازا ہے، انہیں میں سے ایک شب قدر ہے، اس شب میں اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام اتارا، اس کو ہزار مہینے کی راتوں سے افضل و اعلیٰ قرار دیا، غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس میں رحمتیں برستی ہیں، قدسی زمین پہ اتر کر امت محمدیہ کے عبادت گذاروں کو سلام کہتے ہیں، اور اس رات کو جاگ کر عبادت کرنے والا گناہوں سے ایسے پاک ہوجاتا ہے جیسے وہ ابھی پیدا ہوا ہے۔

اس رات کو شب قدر کہنے کی وجہ ذکر کرتے ہوئے مفسر قرآن امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر قرطبی پارہ نمبر ۳۰/ سورہ قدر آیت نمبر ۲/ کے تحت لکھتے ہیں: ''اس رات کو شب قدر اسلئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں ایک بڑی قدر و منزلت والی کتاب، بڑی قدر و منزلت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر، بڑی قدر و منزلت والی امت کیلئے نازل فرمائی ہے۔'' دیگر مفسرین لکھتے ہیں کہ ''قدر کا معنیٰ تنگی بھی ہے، تو چونکہ اس رات میں فرشتے اتنی کثرت سے زمین پر اترتے ہیں کہ زمین ان کیلئے تنگ پڑ جاتی ہے لہٰذا اسلئے بھی اس رات کو شب قدر کہتے ہیں۔'' بعض مفسرین نے لکھا کہ قدر کا لفظ ''قضا و قدر'' کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے تو چونکہ فرشتوں کو اس رات سال بھر کے معمولات، وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے یا پھر اس رات اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہ خداوندی میں ان کی قدر ہوتی ہے اور انکے متعلق فیصلے ہوتے ہیں ان وجوہات کی بنا پر بھی اس رات کو شب قدر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اس رات کی فضیلت کیا ہے؟ کتاب لاریب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بیشک ہم نے قرآن شب قدر میں اتارا، اور آپ کیا سمجھتے ہیں شب قدر کیا ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کیلئے اترتے ہیں، یہ رات سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔'' جبکہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی کتاب الصوم میں رسول معظم نبی مکرم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کیساتھ شب بیداری کرکے عبادت کی اللہ تعالیٰ اسکے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے۔''

اب یہ بات تو قرآن مجید سے واضح ہوگئی کہ یہ رات رمضان المبارک میں ہے لیکن یہ رات کونسی ہے اس متعلق صحیح بخاری کتاب التراویح، باب لیلۃ القدر میں حدیث مقدسہ ہے: ''شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔'' لہٰذا واضح ہوا کہ بعض اسرار و رموز اور وجوہات کی بنا پر شب قدر کا تعین قرآن و سنت میں واضح طور پر نہیں کیا گیا بلکہ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ یہ آخری پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک ہے۔

لیکن صاحبان علم و حکمت نے قرآن و سنت سے اشارۃً یہ ثابت کیا ہے کہ یہ رات ستائیسویں رمضان ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے: ''لیلۃ القدر کے حرف نو ہیں اور یہ لفظ اس سورہ میں تین مرتبہ ذکر کیا گیا ہے، نو کو تین سے ضرب دیں تو ستائیس حاصل ہوتا ہے، پس یہ رات ستائیسویں ہے۔'' دیگر کتب تفاسیر میں ہے ''اس سورہ کے کلمات کی تعداد تیس ہے، اور جس کلمے سے اس رات کی طرف اشارہ کیا گیا یعنی ''ھی'' وہ ستائیسواں کلمہ ہے، اس لئے یہ رات ستائیسویں ہے۔'' جبکہ مفسر صحابی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عدد طاق ہے اور طاق میں سے سات کا عدد پسندیدہ ہے، یہی وجہ ہے کہ آسمانوں کی تعداد بھی سات ہے، زمینیں بھی سات ہیں، اعضاء سجدہ بھی سات ہیں، ہفتہ کے دن بھی سات ہیں، اور خانہ کعبہ کے طواف کے چکر بھی سات ہیں۔ سات کا عدد پسندیدہ ہے تو پھر یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی ستائیسویں رات ہے۔

اس رات کو اتنا مقام کیوں دیا گیا؟ کتب اسلام میں ہے ''نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی عمروں کو مختصر پایا تو دل میں یہ پریشانی پیدا ہوئی کہ وہ مختصر عمر میں اتنی عبادت نہ کرسکیں گے جتنی پہلی امتوں نے اپنی لمبی عمروں میں کی ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے فوراً وحی نازل فرمائی اور پیغام بھیجا: ''اے حبیب پاک ﷺ! آپ پریشان نہ ہوں آپ کی امت کی عمر بڑی نہیں تو کیا ہوا، ہم ان کا اجر بڑھا دیتے ہیں، ہزار ماہ کی لمبی عمر نہ سہی ہم انہیں ایک ایسی رات عطا کردیتے ہیں جو اس میں جاگ کر عبادت کرے اسکا اجر ہزار مہینے کی راتوں سے بھی زیادہ ہوگا۔''

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو رحمتیں سمیٹنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اللہ رب العالمین ہم سب کو اپنی اور اپنے پیاروں کی دنیا، قبر حشر کی منزلیں اور ابدی گھر یہ سب دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق بہتر سے بہتر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین! والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم ﷺ۔

☆☆☆☆☆